وطن عزیز میں حالیہ دہشت گردی کی لہر اور ہماری ذمہ داری

(حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

وطن عزیز میں گزشتہ چھ سات دن سے دہشت گردی کی ایک نئی لہر اٹھی ہے جس نے پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے، صوبہ خیبر پختونخوا، پنجاب، کوئٹہ اور سندھ کے سہون شریف میں دین دشمن اور وطن دشمن عناصر نے پے در پے حملے کئے جن میں سینکڑوں قیمتی جانیں ضائع ہوئیں اور سینکڑوں افراد زخمی ہوئے۔

اس حقیقت میں ایک سے زائد رائے نہیں ہو سکتی کہ انسانیت، ہمارے ملک و ملت اور ہمارے امن وامان پر یہ حملے ان عناصر کی طرف سے ہیں جو ہم سب کا مشترکہ دشمن ہیں، جو پاکستان کی بڑھتی ہوئی ترقی، پاکستان کے استحکام اور یہاں کے پرامن ماحول کو کسی بھی طرح برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ وطن عزیز میں دشمن کے عزائم کو قلع قمع کرنے کے لئے ملک کے مختلف حصوں میں آپریشن کا جو سلسلہ شروع کیا گیا تھا، اس سے بہت حد تک امن وامان کی ایک فضا قائم ہوگئی تھی اور پوری دنیا سے اہم تجارتی فورموں کا رخ پاکستان کی طرف ہونے لگا تھا۔ خاص کر چین کے ساتھ سی پیک معاہدہ، مستقبل میں اس خطے کو ترقی کے راستے میں دوڑانے کا ایک شاندار منصوبہ ہے۔ پاکستان دشمن قوتوں کو وطن عزیز کے مستقبل کا یہ استحکام نہیں بھاتا اور بلاشبہ اس کے لئے وہ ہر اس سازش کو اختیار کرنے سے گریز نہیں کریں گی...... جس سے وطن عزیز انتشار اور کمزوری کا شکار ہو...... وطن عزیز میں دہشت گردی کی حالیہ لہر کے اسباب میں، دوسرے کئی عوامل اور امور کا بھی ذکر کیا جاتا ہے، کئی لوگ پاکستان سے افغان مہاجرین کے انخلاء کا ذکر کرتے ہیں، کچھ لوگ پاکستان میں انٹرنیشنل کرکٹ کا راستہ روکنے کے لئے پڑوسی ملک کا تازہ وار اسے قرار دیتے ہیں، بعض تجزیہ نگار اسے مذہبی منافرت اور کالعدم تنظیموں کی کارستانیوں کا شاخسانہ سمجھتے ہیں، سبب جو بھی ہو، بحیثیت ایک محب وطن پاکستانی ہونے کے، ہم سب کی چند ذمہ داریاں بنتی ہیں، ہم میں سے ہر شخص اپنے دائرہ کار میں ان ذمہ داریوں کو اگر محسوس کرے گا تو دشمن کے عزائم خاک میں مل سکتے ہیں۔

1)...... اس ملک کا امن، اس کی بقا، اس کا استحکام اور اس کے مفادات کا تحفظ، اس ملک کے ہر باشندہ کی دینی، اخلاقی اور ملی ذمہ داری ہے۔ ایسی کوئی بھی کارروائی جس سے وطن عزیز کے امن وامان، اس کے استحکام اور اس کی ساکھ متاثر ہوتی ہو، چاہے اس کا سبب سیاسی ہو، معاشی ہو یا مذہبی و مسلکی ہو، اس کی مذمت کرنا، اس کے خلاف ڈٹ جانا اور ایسی کارروائی کرنے والوں کو ملک و ملت اور دین کا دشمن سمجھنا...... یہ ہم سب پاکستانیوں کی ذمہ داری ہے، ایسی ملک دشمن کارروائیوں کے اسباب اور کارندے داخلی ہوں یا خارجی...... ان کے مقابلے میں، ہم سب کا ایک ہونا، اس ملک کی بقاء کے لئے ضروری بھی ہے اور یہ اس دھرتی کا ہم سب پر حق بھی ہے، ہمیں اپنے کردار، اپنی سوچ اور اپنے عمل سے دشمن کو پیغام دینا چاہیئے کہ اس سبز ہلالی پرچم تلے ہم سب ایک ہیں...... ہم سب ایک ہیں۔

یہ امر خوش آئند ہے کہ ملک کی تمام سیاسی اور غیر سیاسی جماعتوں اور مذہبی تنظیموں نے دہشت گردی کی حالیہ کارروائیوں کی بھرپور مذمت کی ہے۔

2)...... ہمارے دفاعی اور سیکیورٹی اداروں کی ذمہ داری ایسے موقعوں پر اور بڑھ جاتی ہے، وہ دشمن کی چال، اس کے عزائم اور اس کی کمین گاہوں کا بہتر ادراک رکھتے ہیں۔ ملک میں حالیہ دہشت گردی کی بھی بعض حساس ایجنسیوں نے اطلاع دی

تھی لیکن اس کے باوجود سیکیورٹی کے نظام کو موثر نہیں بنایا گیا جس سے دشمن کو اپنے مقصد میں آسانی کے ساتھ کامیابی ملی۔ بعض ذمہ دار ذرائع کی طرف سے میڈیا پر کہا گیا کہ جنوبی پنجاب سے دہشت گردی ہورہی ہے...... ہمارے خیال میں کسی جگہ کی تعیین کر کے اس طرح کے بیانات دینے سے دشمن کو اپنی کمین گاہ تبدیل کرنے میں سہولت مل جاتی ہے...... دہشت گردی، ملک کے جس حصے سے بھی ہورہی ہے، وہاں دشمن پر گرفت کر کے، اس کی کمین گاہ پر کنٹرول کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی علاقہ واقعہ ملک دشمن عناصر کی کمین گاہ ہے تو سیکیورٹی اداروں کی ذمہ داری یہ نہیں کہ بیان دے کر اس کی نشاندہی کریں بلکہ دشمن کو تباہ کرنے کے لئے بیان دیے بغیر، ان کے ٹھکانوں کو قبضے میں لے لینا، کامیاب اور بار آور حکمت عملی کہلاتی ہے۔

3)...... سیکیورٹی اداروں کی طرف سے ہونے والی کارروائیوں کی بنیاد ٹھوس، حقیقی اور سچائی پر مبنی معلومات پر ہونی چاہیئے تا کہ کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہو...... بعض اوقات یہ شکایت سامنے آتی ہے کہ ایسے موقع پر پولیس صرف شک یا پرانی فائلوں کی بنیاد پر پکڑ دھکڑ شروع کر کے خانہ پری کرتی ہے جس سے ایک طرف ناانصافی وجود میں آتی ہے اور دوسری طرف اصل دشمن تک رسائی نہیں ہو پاتی۔

4)...... اس حقیقت میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان کے دینی مدارس، دین اسلام کے قلعے اور امن کے گہوارے ہیں، یہاں سے خیر ہی خیر اور امن ہی امن کا پیغام عام ہورہا ہے۔ مدارس کی پوری تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے، دہشت گردی کے اس طرح کے مواقع میں دین دشمن عناصر، مدارس کے خلاف پروپیگنڈے پر اتر آتے ہیں اور اس کے تانے بانے مدارس سے جوڑتے ہیں۔ اگر چہ ہمارے سیکیورٹی اداروں میں سے اکثر کو حقیقت حال کا علم رہتا ہے لیکن پھر بھی میڈیا کے پروپیگنڈہ کا ایک اثر ہوتا ہے۔ اس لئے ہمارے عوام، ہماری قوم، ہماری فوج، ہماری پولیس اور ہمارے سیکیورٹی اداروں اور سیاسی قوتوں کی نظر سے یہ حقیقت اوجھل نہیں ہونی چاہیئے کہ اسلام کا امن کا پیغام عام کرنے والے دینی مدارس، ان سے وابستہ علماء، اس ملک کا سرمایہ اور اس قوم کا اثاثہ ہیں اور ملک کی نظریاتی سرحدوں کے محافظ ہیں۔ بلا وجہ ان کی بے توقیری کرنے اور ان کے خلاف پروپیگنڈہ سے گریز کرنا چاہیئے اور ملک وملت کے اصل دشمنوں کے تعاقب میں اپنی صلاحیتیں صرف کرنی چاہئیں۔ علماء دین اور دینی مدارس کی حب الوطنی، ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہے...... 2004ء میں ان علماء ہی نے اس طرح کے خودکش حملوں کے حرام ہونے کا فتویٰ جاری کیا تھا...... قتل ناحق اور مسلمان کے خون بہانے کی حرمت پر علماء نے اخبارات اور رسائل میں مستقل اور مسلسل مضامین لکھے، منبر ومحراب سے آواز بلند کی اور مواعظ وخطبات ارشاد فرمائے...... حالیہ دہشت گردی کے موقع پر وفاق المدارس کے مرکز کی طرف سے تمام مدارس، علماء اور خطباء سے دہشت گردی کے خاتمے اور دشمنوں کی سازشوں کی ناکامی کے لئے دعاؤں کی اپیل کی گئی اور الحمدللہ ملک بھر کے خطباء علماء اور مدارس کے طلبہ نے اس کا اہتمام کیا......

5)...... ان تمام امور کے ساتھ ساتھ بحیثیت مسلمان، آزمائش اور ابتلاء کی اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع، توبہ اور دعاؤں کا اہتمام بھی ہماری ذمہ داریوں میں آتا ہے۔ مادی اسباب اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ روحانی اسباب کو اختیار کرنا، ایک مسلمان کے عقیدے اور نقطۂ نظر کے اعتبار سے مکمل فلاح وکامیابی کے لئے ضروری ہے۔ ہم سب انفرادی اور اجتماعی نافرمانیوں کا شکار ہیں اور من حیث القوم ضروری ہے کہ ہم اجتماعی توبہ کا بھی اہتمام کریں، اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور اپنی ملی اور قومی زندگی کو آزمائشوں سے نکالنے کے لئے اپنے رب کو راضی کریں۔ اللہ تعالیٰ وطن عزیز پاکستان کی حفاظت فرمائے آمین۔